بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۵ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج اندازہ شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار ۱۰۰.۴۔ دانتوں میں درد اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت جسم میں درد حرارت اور سر میں درد کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو بخار اور سردرد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔
گیانی واحد حسین صاحب تبلیغی دورہ سے واپس آئے۔ اور مولوی چراغ الدین صاحب کو حلقہ پشاور میں بھیجا گیا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

اخبار "ریاست"۔ "حریت" اور "احرار"

(از ایڈیٹر)

ہمارا خیال تھا کہ اخبار "ریاست" دہلی عام طور پر کسی معاملہ کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا۔ اور جب اس بارہ میں اس کا اطمینان ہو جائے۔ تو جرأت اور دلیری سے اس کا اظہار کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن افسوس کہ کچھ عرصہ کے تجربہ نے ہمیں اپنا خیال تبدیل کر لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا معاصر موصوف نے جماعت احمدیہ کے معاند اور مخالف اخبارات کی بناء پر امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق سراسر غلط اور بے بنیاد اعتراضات شائع کئے اور اس بارہ میں صحیح حالات معلوم کرنے کی کچھ بھی کوشش نہ کی۔ حتیٰ کہ جب صحیح حالات بذریعہ خطوط و اخبار بہم پہنچا دئے گئے۔ تو بھی اس نے غلط بیانی کی تردید نہ کی۔ بلکہ خواہ مخواہ طعن و تشنیع کا سلسلہ جاری رکھا۔

حال میں دہلی کے اخبار "حریت" کے متعلق "الفضل" میں ایک مضمون لکھا گیا۔ "حریت" نے تو اس کا یہ جواب دیا۔ کہ تبادلہ میں آنا بند ہو گیا۔ لیکن "ریاست" نے حق دوستی ادا کرتے ہوئے ایسے رنگ میں نکتہ چینی کی ہے۔ جو معقولیت پر مبنی نہیں۔ بلکہ محض چھیڑ خانی کا رنگ رکھتی ہے۔ اور "الفضل" نے جس بات پر اپنے مضمون کی بناء رکھی تھی اسے دیدہ دانستہ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

"الفضل" نے ایڈیٹر صاحب "حریت" کا محض بیمار ہونا اس بدگوئی اور بدکلامی کی سزا نہیں قرار دیا تھا۔ جو "حریت" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کی گئی تھی بلکہ اس بیماری کے اثر اور نتیجہ کو بطور سزا پیش کیا گیا۔ اور وہ نتیجہ ایڈیٹر صاحب "حریت" کے ہی الفاظ میں یہ تھا۔ کہ

"درد کی شدت سے متاثر ہو کر میں قطعی خودکشی کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس وقت یہ حقیقت کبریٰ واضح ہوئی۔ کہ انسانی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں۔ کہ جان جیسی عزیز شے سے ہاتھ دھونے کے لئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔" (حریت ۲۶ مارچ)

چنانچہ صاف اور واضح الفاظ میں لکھ بھی دیا گیا تھا کہ "ہر انسان بیمار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب انسان بھی بیمار ہوتے ہیں۔ اور بڑی بڑی تکالیف اٹھاتے ہیں لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی رنگ میں مایوسی۔ ناشکری اور ناامیدی کا کبھی خیال بھی ان کے دل میں آتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ انبیاء اور ان کے خلفاء کی تو شان ہی بہت بلند ہے۔ ان کا طریق عمل تو وہی ہوتا ہے۔ جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پیش کیا اور جس کا ذکر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اس طرح کیا۔ کہ انہوں نے کہا واذا مرضت فھو یشفین جب میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو خدا ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ کیا ہی لطیف اور خدا تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت کا اظہار کرنے والا کلام ہے۔ کہ بیماری تو اپنی طرف منسوب کی۔ کہ میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ اور شفا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی۔ کہ وہ مجھے صحت عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھنے والوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کی بیماری تو بشریت کا تقاضا ہے۔ لیکن جو شخص بیمار ہو کر خودکشی کے لئے تیار ہو جائے۔ اور ساری دنیا میں اس کا اعلان کرتا پھرے۔ اس کے لئے وہ بیماری یقیناً عذاب ہی ہے۔" (الفضل ۳ مارچ ۱۹۴۵ء)

کسی آسمانی مذہب سے تعلق رکھنے والا اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل تو ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک عام بیماری اور اس بیماری میں جو شامت اعمال کی وجہ سے عذاب کے طور پر نازل ہو یہ فرق نمایاں ہے۔ مگر ایڈیٹر صاحب "ریاست" کے فہم سے بالا ہے۔ کیونکہ وہ بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ انہیں کسی مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور نہ وہ خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ نیز وہ خود بھی خودکشی کو مصائب سے مخلصی پانے کا کارگر حربہ سمجھتے ہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب "حریت" بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کے اسی طرح منکر ہیں۔ تو ان کا خودکشی پر آمادہ ہو جانا بھی معمولی بات ہے۔ اور ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب "حریت" ایک طرف تو اپنے آپ کو اسلام کا پیرو اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل بتاتے ہیں۔ اور دوسری طرف خودکشی ایسا ناجائز فعل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جس کی نسبت اسلام نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ اس کا ارتکاب کرنے والے کو قطعاً معاف نہیں کیا جائیگا۔ اسی وجہ سے ایسی بیماری جس نے اس کو اس حد تک پہنچایا یقیناً خدا کا عذاب ہے۔

ایڈیٹر صاحب "ریاست" نے مذہب سے بیگانگی کی وجہ سے یہ بات نہ سمجھتے ہوئے جو اعتراض کیا ہے وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ "ایڈیٹر "حریت" تو ان مضامین کی سزا کے طور پر قولنج میں مبتلا ہو گئے۔ مگر سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے احراری سالہا سال سے احمدی جماعت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ان کم بختوں کو کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متعدد عزیز بیمار چلے آتے ہیں۔"
(ریاست ۹ اپریل ۱۹۴۵ء)

چونکہ ضروری نہیں کہ ہر خطاکار کو ایک ہی جیسی سزا ملے اور ایک ہی رنگ میں عذاب نازل ہو۔ اس لئے "ریاست" کا یہ کہنا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہیں ہوتا کوئی معقول بات نہیں۔ ہاں اگر احمدیت کے خلاف فتنہ آرائی کرنے کے بعد انہیں کوئی گرفت نہ ہوتی۔ تو پھر ان کا ذکر کیا جا سکتا تھا۔ مگر احرار کے ساتھ جو کچھ ہوا اسے اگر ایک اخبار نویس بھی اتنی جلدی بھول جائے تو سوائے افسوس کے کیا کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت جبکہ احرار نے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ تین سال تک کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہیں ملیگا اور ہر طبقہ اور ہر صوبہ کے مسلمان اور دوسرے لوگ احرار کی امداد کے لئے کھڑے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ ایک طرف تو احرار کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور دوسری طرف احرار مسلمانوں سے آنکھ کا کانٹا بن گئے۔ اس کے ثبوت میں چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں

۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو احرار نے برکت علی محمڈن ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ مگر کسی نے انہیں ایک لفظ بھی زبان سے نہ کہنے دیا۔ اور آخر جو نتیجہ ہوا۔ وہ اخبار "زمیندار" کے الفاظ میں یہ ہے کہ "احرار لیڈر دامن جھاڑ کر اس طرح اٹھے جس طرح کوئی ملاح اپنی کشتی غرق کر دینے کے بعد ساحل پر آتا ہے۔ اور وہ ...

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

نامرادانہ ابھی کھینچا ہوا گھر کی سماء لیتا ہے"

اخبار ریاست ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء نے لکھا بد مسلم العلماء دیوبندی عطاء اللہ صاحب کو لقب دیا گیا) نے مسلمانوں کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ لیکن مسلمان اس فریب میں نہ آئے۔ بوکا بالملت مشکیزۃ الاسلام (یہ مولوی عطاء اللہ صاحب کے ساتھی مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی کے لئے خطاب تجویز کیا گیا تھا) نے رہنمایان ملت پر کمینہ اور گمراہ کن الزامات اس لئے لگائے کہ شاید ان کی کوئی بات سن لے۔ لیکن دھکا دیئے گئے۔"

اخبار "نوجوان افغان" ہری پور ہزارہ ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء نے لکھا۔ "وہ جماعت جو شب و روز مسلمانوں کی تنظیم اور تبلیغ کے غم میں گھلی جاتی تھی۔ اور قادیانیوں کی تکفیر اور سرکار پرستی کے نشر و اشاعت میں دن رات ایک کر دیا ہوا تھا۔ آج ایسی قعر ذلت میں گر رہی ہے۔ کہ اس کے نام سے کسی کو منسوب کرنا ذلت اور تحقیر کے مترادف ہے۔ وہ رہنمایان دین جن کا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں احترام کیا جاتا تھا۔ جلسوں اور جلوسوں کی شرکت کے لئے بڑے اہتمام کئے جاتے تھے آج مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور کوئی پرسان حال نہیں۔ جگہ بہ جگہ پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ اور آوازے کسے جاتے ہیں۔ بلکہ مجالس میں ان سے بعض ناشدنی حرکات کو بھی جائز تصور کیا جاتا ہے۔ احرار کے اقتدار کا زمانہ گزر گیا۔ اور جماعت خلافت کی طرح ان کی زندگی کی گھڑیاں بھی ختم ہو گئیں۔"

اخبار پرتاپ ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء نے لکھا۔ "۲۴ اگست کو ۹ بجے دن عطاء اللہ شاہ بخاری بعض کانگرسی مسلمانوں کی دعوت پر پشاور جا پہنچ گئے۔ کسی نہ کسی طرح آپ کی تشریف آوری کا پبلک کو پتہ لگ گیا۔ سٹیشن پر سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور "عطاء اللہ شاہ مردہ باد" "گو بیک" کے نعرے لگائے۔ "مولانا" کو آپ کے چند دوست موٹر میں بٹھا کر لے گئے۔ اور استقبال کرنے والوں کا یہ مجمع اپنے نعروں اور سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ تمام شہر میں رات گئے تک مظاہرہ کرتا رہا۔"

یہ چند حوالے ہی کافی ہونگے۔ ورنہ اس قسم کے واقعات تو بہت بڑی تعداد میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اب ایڈیٹر صاحب "ریاست" فرمائیں مولوی عطاء اللہ صاحب اور ان کے احرار ساتھیوں کو احمدیت کے خلاف فتنہ آرائی اور بے ہودہ سرائی کا یہ جو بدلہ ملا یہ کیا کم عبرتناک ہے؟

"اشتراکیت اور مذہب"

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب کا لیکچر

مجلس مذہب و سائنس نے معلومات عامہ کے لئے مفید اور عام فہم تقاریر کا ایک ضروری سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس سلسلے میں دوسری تقریر حضرت صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج "اشتراکیت اور مذہب" کے اہم موضوع پر مورخہ ۱۹ اپریل ۴۵ء (۱۹ شہادت ۲۴ھش) بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں فرمائینگے۔ انشاء اللہ آلہ جہیر الصوت کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ ان تقاریر میں بالالتزام شامل ہوں۔ کیونکہ یہ سلسلہ ان کے علم میں ایسے مفید اضافہ کا موجب ہوگا۔ جو احمدیت کی وسیع اور موثر تبلیغ میں ممد ہوگا۔

جنرل سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ میٹریکولیشن کے امتحان کے نتیجہ کے شائع ہونے پر دس دن کے بعد شروع ہو جائیگا۔ جو دس دن تک جاری رہیگا۔

داخل ہونے کیلئے طلبا کو اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لانے چاہئیں۔

(۱) پروویژن سرٹیفکیٹ (Provision Certificate) (۲) کیرکٹر سرٹیفکیٹ (۳) والدین کی طرف سے تحریری اجازت۔ (نوٹ) داخلہ کا فارم دفتر کالج سے مل سکتا ہے۔ (خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کا فرمان جماعت احمدیہ کے نام

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء میں فرماتے ہیں۔ "اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہماری جماعت کا ہر فرد حالات پر غور کرے اور اس بات کی طرف توجہ کرے کہ ان میں سے جو بڑی عمر کے لوگ ہیں اور وہ نئے سرے سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے وہ کمائیں ان کے لئے جو پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے جو پڑھتے ہوئے ہیں وہ آگے آئیں اور اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر سال کم از کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں تاکہ ہمیں ہزاروں کی تعداد میں مبلغ مل سکیں۔"

کیا آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کوئی عملی قدم اٹھایا ہے؟ اگر نہیں تو کیا آپ اس سے حکم عدولی کے نیچے تو نہیں آرہے؟۔ (خاکسار عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

احمدی مدرسین محکمہ تعلیم کو انتباہ

۱۵ اپریل کی شام کو جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی میں نماز شام سے فارغ ہو کر بیٹھے۔ اور سلسلہ کلام شروع فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ پنجاب میں تنخواہوں کی قلت کی وجہ سے مدرسین نے ڈسٹرکٹ بورڈ یا افسران بالا کی خدمت میں اپنے استعفے پیش کر کے یہ نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر فلاں تاریخ تک ہمارے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو ہم متعلقہ کام کے ذمہ دار نہ ہونگے۔ نیز ایک افسر بالا کے ریٹائر ہونے پر ایک یونین نے "یوم نجات" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ احمدی مدرسین کو کیا کرنا چاہیئے۔

اس پر حضور نے جو ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر اُن کا گزارہ نہیں ہو سکتا تو وہ اور کام کر لیں۔ ایسا کرنا باغیانہ تحریک ہے۔ اور انہی وجوہ سے بغاوت بڑھتی ہے۔ نظام اور ضبط قائم نہیں رہتا۔ ہمیں ایسی باتوں سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اپنے حق کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ مگر ایسا قدم اٹھانا اخلاق اور اسلام کے خلاف ہے۔ جو مدرسین اٹھانا چاہتے ہیں۔

جن اضلاع میں یہ تحریکیں جاری ہیں۔ وہاں کے احمدی مدرسین کو ان میں قطعاً شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ (سید عنایت حسین شاہ ۲۸۱ دور کھوی)

وقت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا اگر ہم سستی سے کام لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا اور ہماری بدقسمتی پر مہر ہو جائیگی۔"

کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔ اے عزیزو۔ کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچائیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں کاش آج کے افعال قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچائیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر فرد آگے بڑھتا اور اپنی زندگی وقف کرتا۔ مگر ہم میں سے ایک حصہ تو آگے بڑھنا چاہیئے۔ میں مانتا ہوں کہ دوست چندہ سے قربانی کرتے ہیں لیکن زندگی وقف کرنے میں بہت کم لوگ آتے ہیں۔" (ذوالفقار علی خان انچارج تحریک جدید قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے

یہ سوال عموماً احمدیوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آکر کیا کیا؟ اس کا جواب اُن سے سیکھئے جنہیں خود خدا نے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر" قرار دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس جواب سے روشناس کرانے کیلئے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے" کا امتحان

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی بعض نصائح

جب میاں عبدالرحیم خانصاحب پسر حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم بیرسٹری کی پریکٹس شروع کرنے لگے۔ تو انہوں نے حضرت نواب صاحب سے بار بار کہا۔ کہ مجھے اپنی زندگی اور کاروبار کے متعلق کچھ نصائح لکھدیں۔ چنانچہ حضرت نواب صاحب مرحوم نے حسب ذیل نصیحتیں ایک کاپی میں تحریر کرکے ان کو دے دیں۔ فائدہ عام کے لئے یہ نصائح الفضل میں شائع کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ وہ ہمارے عزیز نوجوانوں کے لئے کار آمد اور مفید ثابت ہونگی۔ خود حضرت نواب صاحب کے اعلیٰ کیرکٹر پر بھی اس تحریر سے روشنی پڑتی ہے۔ پڑھنے والے احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ہدایات برائے عبدالرحیم خان خالد

سب سے بڑا اگر قرآن شریف کو اپنا دستور العمل بناؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) نیت ہمیشہ صاف رکھو۔ انسان دنیا میں ہمیشہ نیت کا پھل کھاتا ہے۔

(۲) کسی سے کینہ نہ رکھو نہ نفرت کرو۔

(۳) ہر ایک سے جس قدر طاقت ہو نیکی کا سلوک کرو کسی سے بدی نہ کرو۔ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔

(۴) ہمیشہ حق کے جویاں اور طالب رہو۔ اور حق کے طرفدار رہو۔ ناحق اور جھوٹ سے بچو اور نفرت کرو۔ اور اس کا مقابلہ جہاں تک قدرت ہو کرو۔

(۵) بدی کا مقابلہ بدی سے نہ کرو۔ سچے بھی ہو تو جھوٹے بن جاؤ

(۶) ہمت بلند رکھو۔ آپ اپنی عزت کرو

(۷) مطلب کے یار نہ بنو ہمیشہ وفا شعار رہو

(۸) تکبر نہ کرو۔ مگر خودداری کو ہاتھ سے نہ دو۔

(۹) جھکے آپ سے اس سے جھک جایئے رُکے آپ سے اس سے رک جایئے

(۱۰) کوئی احسان کرے اس کا احسان مانو۔ اور کوشش میں رہو۔ کہ اس کا بدلہ اتار دو۔ اگر بڑھ کر نہ ہو سکے تو برابر برابر ہی۔ کسی پر احسان کرکے نہ جتاؤ۔ بلکہ قطعاً بھول جاؤ۔

(۱۱) کبھی اپنے آپ کو ذلیل و خوار نہ سمجھو۔ اور کبھی نہ سمجھو کہ ہم سے بد کام نہیں ہو سکتا۔ جو اور کر سکتے ہیں تم بھی کر سکتے ہو۔

(۱۲) محنت کی عادت ڈالو ہاں صحت کا خیال رکھو۔

(۱۳) صحت کا بہت لحاظ رکھو۔ کبھی اس میں کوتاہی نہ کرو۔

(۱۴) تقدیر کو سمجھو کہ اندازے ہیں۔ تقدیر کو بلند ہمتی اور ترقی کا موجب سمجھو۔ بے ہمتی کا ذریعہ نہ بناؤ۔

(۱۵) کبھی ہمت نہ ہارو اور نہ کبھی مایوس ہو ناکامیوں سے نہ گھبراؤ۔

(۱۶) بہت دوست نہ بناؤ۔ اگر کوئی خالص دوست مل جائے تو اس سے پوری وفا کرو۔ مجھے عمر بھر بھی کوئی دوست نہیں ملا۔

(۱۷) استقلال کی عادت ڈالو۔ بیجا ضد نہ کرو

(۱۸) بہت سنو تھوڑا کہو۔ ہر ایک بات جو سنو اس پر عمل نہ کر بیٹھو۔ کسی بات کے فیصلہ میں جلدی نہ کرو۔ بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو۔

(۱۹) سوچنے کی عادت ڈالو۔ عقل سے کام لو ہر ایک کی حقیقت دریافت کرنے کی کوشش کرو۔

(۲۰) ہر قسم کے عالموں اور نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرو۔ ان سے میل بڑھاؤ۔ علم کو ہمیشہ سیکھو۔ اور بڑھاؤ

(۲۱) آج کل کے زندہ دلوں اور جاہلوں کی صحبت سے بھاگو۔

(۲۲) غربت کو ذلیل نہ سمجھو

(۲۳) دولت بہت کماؤ۔ مگر دولت پرست (زر پرست) نہ بنو۔

(۲۴) نیکی اور بھلائی کی جستجو میں دل و جان سے رہو۔ انصاف کو اپنا شعار بناؤ۔

(۲۵) خدا سے بہت پیار کرو۔ اور اسی کو اپنا وسیلہ سمجھو۔ اسی پر بھروسہ کرو۔ محض عذاب کے ڈر سے خدا سے نہ ڈرو۔ بلکہ اس سے محبت کرو۔ اور پھر ڈرو۔ جس طرح ایک پیارے کی کبیدگی سے انسان ڈرتا ہے۔ اتنا پیار کرو۔ کہ تم سمجھو کہ میں وہی ہو گیا ہے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(۲۶) خدا کے مقابلہ میں کسی سے محبت نہ کرو۔ اس سے بڑھ کر کسی سے پیار نہ کرو۔

(۲۷) خداوند تعالیٰ کے بعد حضرت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق بنو۔

(۲۸) اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غائت درجہ کی محبت کرو۔

(۲۹) دین اسلام اور فطرت ایک چیز ہے۔ اس لئے کوئی دین اس کے سوا اب مقبول نہیں۔ اس کے تمام ارکان و قوع کو ٹھیک سمجھو۔ اور اس کی پوری پابندی کرو۔

(۳۰) چھوٹی باتوں میں بھی جرأت نہ کرو۔ جو خلاف اسلام ہیں۔ قطرہ قطرہ سے دریا ہو جاتا ہے۔

(۳۱) جو بات سمجھ میں نہ آئے۔ اس کی پوری تحقیقات کرو۔ جہاں تک ممکن ہو گا۔ میں بھی مدد کرونگا۔

(۳۲) ہمارا جسم نہائت چھوٹے ذروں سے مرکب ہے۔ جو بجائے خود ایک ایک عالم ہیں ایک دوسرے کی کشش سے وہ جڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں کشش نہ ہو۔ تو بکھر جائیں۔ ہمارا جسم بھی نہ رہے۔ پس مذہب و قوم کی بقا اسی طرح اتفاق اور کشش پر مبنی ہے۔ اس لئے ہم کو سوائے مسلم کے کسی سے دلی دوستی نہ پیدا کرنی چاہیئے۔ اور پھر سوائے احمدی اور پھر سوائے مبایع کے کسی سے دلی دوستی اور میل نہ کرنا چاہیئے۔ احمدیوں سے دکھ بھی پہنچے۔ پھر بھی ان کا ساتھ نہ چھوڑا جائے۔ اگر اتفاقاً کسی غیر احمدی یا غیر مبایع سے محبت معلوم ہو۔ تو اس کے لئے دعائے ہدائت کرو۔ مگر حسن سلوک سے کبھی نہ رکو حسن سلوک سب سے کرو۔

(۳۴) احمدیت کے ظاہری پابند نہ ہو۔ بلکہ دل و جان سے اس کے پابند ہو۔ خلیفۂ وقت کی ہدایات کے دل و جان سے پابند ہو

(۳۵) ناگوار سننے کی عادت ڈالو۔ اور اس پر صبر کرو۔ یہ بھی جہاد ہے۔

(۳۶) سمجھ لو کہ ہر ایک آدمی میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بہت سی بدیاں۔ ہمیشہ خوبیوں پر نظر رکھو۔ بدی کو چھوڑ دو۔

(۳۷) کسی کی عیب جوئی نہ کرو۔ اپنے عیبوں پر نظر رکھو۔ اور سب عیبوں سے بُرا اپنے آپ کو سمجھو۔ تاکہ تکبر پاس نہ پھٹکے

(۳۸) امیر غریب سب کے خادم بنو اور تواضع اپنا شعار بناؤ۔

(۳۹) غیرت مند بنو۔ دین کی غیرت سب سے بڑھ کر کرو۔

(۴۰) ہر ایک احمدی مبلغ ہے۔ اپنے آپکو مبلغ سمجھو اور تبلیغ کرو۔ یہ ضروری ہے۔ اس سے بہت سے اپنے عیبوں کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔

(۴۱) قرض دینی ہو یا دنیاوی اس کا پورا خیال رکھو۔

(۴۲) یا تو کسی کام کو کرو ہی نہیں کرو تو پورا کرو۔ مگر ایسا نہ ہو۔ بہت کی تلاش میں تھوڑے سے محروم رہو۔

(۴۳) اپنی بیرسٹری میں بھی دیانت امانت حق کی طرفداری کو اپنا شعار رکھنا۔

(۴۴) آجکل بار مورل کیرکٹر میں بہت بدنام ہیں ہمیشہ اپنا دامن پاک رکھنا۔

(۴۵) لوگوں پر بہت اعتبار کرو۔ اور بالکل اعتبار نہ کرو۔ سمجھ لو کہ با ہمیں مردماں بباید ساخت۔

(۴۶) بے پروائی کی عادت نہ رکھو۔ تلون پاس نہ پھٹکے۔ اپنے مال اور اعمال کا ہمیشہ حساب اور موازنہ کرتے رہو۔

(۴۷) استادوں کا اور اپنے بزرگوں کا ہمیشہ ادب کرو۔ اور جس سے بھی کچھ سیکھو اس کا ادب کرو۔

(۴۸) معاملہ ہمیشہ صاف رکھو یعنی سنائی بات کا اعتبار نہ کرو۔ مگر ہوشیار رہو۔

(۴۹) ورزش ہمیشہ کرو اور وقت کی پابندی کرو۔

سر دست یہ باتیں لکھی ہیں۔ اگر ان پر عمل کرو گے انشاء اللہ تعالیٰ سکھ پاؤ گے دین و دنیا میں کامیاب ہو گے۔ محمد علی خان

نظام نو کا تیسرا ایڈیشن

دوستوں کے شدید تقاضے کی بناء پر نظام نو کا تیسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا ہے۔ احباب جلد سے جلد منگوا کر مطالعہ کریں۔ اور غیر احمدیوں کو پڑھائیں۔ نیز احمدیت۔ آئینہ صداقت البم انگریزی اور انقلاب حقیقی اردو

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کا ۱۸۹۱ء کا ایک مکتوب

مندرجہ ذیل مکتوب والد صاحب مرحوم نے ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ بعدش اتفاقاً یہ خط محترم قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قادیان کے والد صاحب کے پاس محفوظ رہا۔ اور گذشتہ سال قاضی صاحب موصوف نے یہ خط عاجز کو عنایت فرمایا۔ خط والد صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اور گو اس پر تاریخ درج نہیں لیکن۔ بہ لحاظ اس امر کے کہ اس میں بزرگوارم حافظ احمداللہ صاحب مرحوم کی وفات کا واقعہ مذکور ہے۔ جو ۱۸۹۰ء میں ہوئی۔ زیادہ سے زیادہ یہ ۱۸۹۱ء کا تحریر کردہ ہے۔ وھوھذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

روحی فداک یا روح اللہ صلعم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جب تک حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل رہا۔ کچھ خبر نہ تھی۔ کہ دنیا کہاں بستی ہے۔ اور دنیا کے فکر اور غم کیسے ہوتے ہیں۔ خدا جانتا ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں حاضر رہنے سے مری ایسی حالت تھی۔ کہ اگر خوش قسمتی سے مری موت اُن ایام میں آجاتی تو میں خُدا کی طرف ایک پاک وصاف ہو کر جاتا۔ جیسا کہ حضور کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جناب باری کا منشا ہے۔ اے خدا تو مجھ کو جب مارے تو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں ماریو۔ آمین یارب العالمین۔

اب میں جب سے یہاں آیا ہوں۔ تو رفتہ رفتہ پھر انہیں ترددات وتفکرات دنیویہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ مرے آقا مولے۔ پہلے مری حالت بہت ہی اچھی تھی۔ گو میرا متوکلانہ گزارہ قدیم سے ہے۔ لیکن مجھ کو دنیوی تفکرات نہیں ستاتے تھے۔ اب میری زندگی بالکل تلخ ہے۔ اور ہر طرح کا دن رات مجھ کو فکر رہتا ہے۔ معاش کا فکر بھی ابھی ہوا ہے۔ پہلے مجھے خیال بھی نہیں تھا۔ حضور پر میرا حال سب روشن ہے۔ مجھ کو دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ اور اب میری وہ حالت ہے کہ میرے لئے حضور دعا فرمائیں اور بہ برکت وطفیل آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم خدا مجھ پر رحم کرے۔ اور میرے غم دور کرکے اپنا فضل خاص مجھ پر کرے۔ میرے لئے حضور دعا فرمائیں۔

مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ بہت سے آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اور میموتھا ایک چچی شمس النسا جو اب پچاس برس کی ہونگی وہ حضور کے سامنے مؤدب بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے ان کو ارشاد فرمایا۔ کہ سورہ دہر پڑھو۔ وہ یہ سنکر بہ تعمیل ارشاد پڑھنے کے لئے دست بستہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر مری آنکھ کھل گئی۔ مرے چچا تحصیلدار تھے۔ جو فوت ہو گئے ہیں۔ خدا ان کو بخشے۔ اور بھی کئی خواب مجھ کو آتے۔ اور سب میں میں نے آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ حضور مجھ پر بہت ہی مہربان ہیں۔ اور نہایت ہی شفقت فرماتے ہیں۔ اور میری تکلیف مبدل بہ راحت اور میرا رنج مبدل بہ خوشی ضرور اور عنقریب ہونے والا ہے۔ صرف حضور کے دعا کرنے کی دیر ہے۔ اسی وجہ سے اب تک التواء میں پڑا ہوا ہوں۔ ہمارے دینی اور دنیوی امور اللہ جلشانہٗ نے حضور سے وابستہ کر دیئے ہیں۔ اب حضور کو اختیار ہے۔ میں دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ خدا حضور کی ہدایتوں اور برکتوں کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے۔ ایسا تو ضرور ہوگا۔ مگر اے خدا تو مجھ کو بھی دکھلا۔ آمین یارب العالمین آمین۔

حضور کا ناچیز حقیر غلام
خاکسار ظفر احمدؐ از کپورتھلہ۔

یہ مذکورہ بالا خط کی عبارت ہے۔ اور اس میں اُسوۂ صحابہ سے متعلق کئی سبق آموز امور ہیں۔ لیکن ایک امر خصوصاً قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ خدا جانتا ہے۔ اس وقت کس درد مند دل سے یہ دُعا نکلی تھی کہ "اے خدا تو مجھ کو جب مارے تو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں ماریو"۔ نیز یہ کہ "خدا حضور کی ہدایتوں اور برکتوں کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے۔ ایسا تو ضرور ہوگا۔ مگر اے خدا تو مجھ کو بھی دکھلا آمین یارب العالمین آمین"۔ یہ ۱۸۹۱ء کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ پچاس برس تک زندہ رہے۔ اور ۱۹۴۱ء میں حضور کی ہدایتوں اور برکتوں کو بچشم خود زمین کے کناروں تک پہنچا ہوا دیکھ کر حضور کے قدموں میں یعنی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ عاجز محمد احمد ایڈووکیٹ از کپورتھلہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے ہندوستان آنے کا ذکر

ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب میں

"مسیح ہندوستان میں" نامی کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاریخی اور طبی شہادات کی بنا پر یہ ثابت فرمایا ہے۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام صلیب سے زندہ بچکر ہندوستان میں آئے اور اپنی باقی زندگی گذار کر سرینگر کشمیر میں مدفون ہوئے۔

اس انکشاف کو پڑھ کر بعض اوقات ہندو۔ مسلم اور عیسائی کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے۔ تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کا ذکر ہندو کتب میں پایا جائے۔ ایسے اصحاب کی آگاہی کے لئے عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ذکر ہندو کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کا حوالہ۔ لکھا ہے۔

"ایک بار شک ونش کا راجا شالباہن ہمالہ کی چوٹی پر گیا۔ تو اس طاقتور راجا نے ہُون ونش کے بیچ پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک گورے رنگ والے سفید کپڑے پہنے ہوئے پاک انسان کو دیکھا راجانے اُس سے پوچھا آپ کون ہیں۔ وہ خوش ہو کر بولا میں کنواری کے گربھ سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔ میں ملیچھ دہرم یعنی غیر ہندوستانی دہرم کا اپدیشک اور ستیہ برت کا دھارن کرنے والا ہوں۔ یہ سُنکر راجہ نے کہا آپ کون سے دہرم کو مانتے ہیں۔ وہ بولا مہاراج ہندوستان سے باہر ستیہ کے ناش ہونے اور مریادا کے ٹوٹ جانے سے میں مسیح روپ میں پرگٹ ہوا ہوں۔ نیتہ شُدہ اور کلیان کاری۔ ایش کی مورتی ہردے میں پراپت ہونے کے کارن میرا عیسٰی مسیح یہ نام مشہور ہے"۔ (بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳۔ ادھیا ۲ شلوک ۲۱ تا ۲۵ اور ۳۰)

مذکورہ بالا شلوکوں کے متعلق مشہور آریہ لیکھک مہاشہ لکھشمن لکھتے ہیں۔ "اس لیکھ میں بائبل میں بیان شدہ مریمؑ کے پتر عیسٰیؑ کا ذکر ہے"۔ (از بھوشیہ پران کی الوچنا ص۱ سطر ۲۰۔ راجا شالباہن بکرماجیت کا پوتا تھا۔

اس حوالہ سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہندوستان میں آئے۔

خاکسار طالب دعا فتح محمد احمدی شرما از قادیان دارالامان

تنظیم احمدیت کا ذکر

اخبار زمزم ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء لکھتا ہے۔

"ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں۔ اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ادارہ منتشر اور پریشان ہیں ایک وہ ہیں۔ کہ حلقہ در حلقہ محدود ومحصور اور مضبوط اور منظم ہیں ایک حلقہ احمدیت ہے اس میں چھوٹا بڑا زن ومرد بچہ بوڑھا ہر احمدی "مرکز نبوت" پر مرکوز ومجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم واحساس ملاحظہ ہو۔ کہ اس جامع ومانع تنظیم پر بس نہیں اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے اور بنا کر ہر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے۔ کہ ہل نہ سکے عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جداگانہ نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ الفضل ۲۱ ۱۲/ ۱۳۲۴ چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے انصار اللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات وحالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا ...... میرے نزدیک ہماری ذلت ورسوائی اور میدان کشاکش میں شکست وپسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط "معیار شرافت ہے"۔

"اصحاب احمدؐ" اور "ابدال احمدیتؐ"

ا۔ الفضل میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اصحاب احمدؐ اور "ابدال" اپنے سوانح اور حالات لکھکر بھیجیں صحابہ نے تو اس طرف توجہ کی ہے۔ مگر دوسروں نے فی الحال نہیں کی۔ امید ہے دوست اسکی اہمیت کو ص

جماعت احمدیہ کیلئے موجودہ وقت کا اہم ترین سوال

احمدی بچوں کا مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

مذہبی اور روحانی تحریکات مسلسل اور متوارث یقین پر مبنی ہوتی ہیں۔ وہ خیالات نظریات اور عقائد کی تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ تحریک کے اولین علمبرداروں میں اور پھر ان کے بعد ان کے جانشینوں میں قوت عمل کے بیدار رکھنے کے لئے انہیں اس تحریک سے پورا پورا لگاؤ ہو۔ وہ ان کے رگ پے میں سرائت کر گئی ہو۔ تحریک اور اسکی ذمہ واریوں سے وہ پورے طور پر آگاہ ہوں۔ کیونکہ کسی تحریک کے لئے قربانی اور ایثار بجز معرفت تامہ ممکن نہیں۔ بالعموم الٰہی سلسلے انتہائی ایثار اور جانگسل قربانی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور انبیاء کی تحریک ایک خاردار راستہ ہوتی ہے۔ جس پر ثابت قدمی سے چلنے کے لئے یقین تام اور ایمان کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ یقین تام بینات و معجزات کے بعد صحیح علم و عرفان سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ مذہب اسلام صرف چند لفظی عقائد کا نام نہیں۔ بلکہ وہ تو چونکہ کامل دین ہے۔ اسلئے انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ جب تک انسان کو ان تمام اوامر و نواہی سے آگاہی نہ ہو۔ وہ ان پر عمل پیرا کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بے شک دور و دراز کے ہر مسلمان کے لئے مرکز میں جا کر دین کی پوری واقفیت حاصل کرنا تو ممکن نہیں۔ لیکن فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ کیوں ایسا نہیں ہوتا۔ کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ مرکز دین میں آجائیں اور تفقہ فی الدین حاصل کریں۔ اور پھر جا کر اپنے لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں۔ تا وہ عذاب سے بچ جائیں۔ اس ارشاد الٰہی میں یہ ہدایت ہے۔ کہ دین کو پورے طور پر سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر قوم شاہراہ کامیابی پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اسے پوری استقامت حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی۔ جب دین کا نام اور قرآن کے حروف ہی باقی تھے۔ اسکی حقیقت اور اس پر مخلصانہ عمل مٹ چکا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا کام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ قرار دیا۔ گویا آپ اس لئے مبعوث ہوئے۔ کہ اسلام کو زندہ کریں۔ اور شریعت حقہ کو قائم کریں۔ اس بلند اور اہم مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ زمین کے چپہ چپہ پر احمدیت کا پیغام پہنچ جائے۔ اور دنیا بھر کی سعادت مند روحیں ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ وہ سب اسلام کی آغوش میں آجائیں۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک کو شریعت سے آگاہی ہو۔ تا وہ اس کے مطابق اپنی زندگی بنا سکے۔ بھلا ایک لمحہ کے لئے بھی تصور کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس تبلیغ اور اس تربیت کے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس ہر احمدی میں تبلیغ کے لئے یہ دیوانگی اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کے لئے یہ والہانہ جوش ہونا چاہیئے۔ یہ جوش اور یہ دیوانگی ایک تو اس پاک گروہ کے حصہ میں آگئی جنہوں نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نورانی چہرہ کو دیکھا۔ نو بہ نو معجزات کو مشاہدہ کیا۔ پھر مخالفوں کی مخالفت نے ان کی آتش عشق کو بھڑکا دیا۔ چنانچہ ان کے ذریعہ سے سابق انبیاء کے زمانہ کا سا ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اب آئندہ اسی جذبۂ عقیدت و ایثار کو دائم و قائم بنانے کے لئے اور دنیا کے کونہ کونہ میں پیغام حق پہنچانے کے لئے لوگ کہاں سے آئینگے۔ اور کس طرح یہ عالیشان قصر تکمیل تک پہنچیگا۔

اس کے لئے ایک اہم راستہ بلکہ انسانی تدبیر کے لحاظ سے صرف ایک ہی راستہ ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت بالا میں آیا ہے۔ یعنی ہر جماعت میں سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ جو مرکز سلسلہ میں آکر اور کافی عرصہ رہ کر دین کی پوری واقفیت حاصل کریں۔ ایک طرف وہ علم دین سے آراستہ ہوں۔ اور دوسری طرف مرکز روحانیت کی روحانی کرنوں سے منور۔ ایسے لوگ جب اپنے اپنے ملک میں جائینگے۔ تو انتشار روحانیت کا موجب ہونگے۔ اور اپنے اپنے مقام پر احیائے دین اور اقامت شریعت کا اہم فرض ادا کرینگے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کام کے لئے مدرسہ احمدیہ قائم کیا۔ جو اب مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی صورت میں اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ موجودہ نصاب کے رو سے مڈل پاس طالب علم آٹھ سال میں جامعہ احمدیہ کی آخری ڈگری حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوتا ہے۔ اور اس عرصہ میں وہ اس قابل بن جاتا ہے۔ کہ خود دین کو سمجھ سکے۔ اور دوسروں کو سمجھا سکے۔ ترقی کا راستہ تو لامحدود ہے۔ اور یوں سارے طالب علم یکساں بھی نہیں ہوتے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ توجہ سے پڑھنے والا طالب علم اس عرصہ میں کافی و وافی معلومات حاصل کر لیتا ہے۔ اسے قرآن مجید احادیث نبویہ۔ عقائد۔ علم کلام اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ دوسرے علوم صرف و نحو اور منطق و فلسفہ میں بھی کافی دسترس ہو جاتی ہے۔ اس درسگاہ میں پڑھنے والا طالب علم اگر جاری نہر کی طرح پیاسوں کے پاس آب حیات پہنچانے والا نہ ہوگا۔ تو کم از کم وہ اس چشمہ کی طرح ضرور ہوگا۔ جو وہاں آنے والے پیاسے کو سیراب کر سکے گا۔ وہ اپنے خاندان اپنے گاؤں اور اپنے ماحول کو درست کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہتوں کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ یہ طلباء کے مختلف درجات ہیں۔ اقل ترین درجہ یہ ہے۔ کہ وہ شخص اپنی ذات میں اپنی اصلاح کے لئے پورے اسلحہ سے مسلح ہے۔ اور اگر اسکی فطرت مسخ نہیں ہو گئی۔ تو شیطان اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے یہ فوائد اور منافع روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ بہرحال اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ علم دین کے مستقل واقف مبلغ اسی درسگاہ کے فارغ التحصیل طلباء میں سے ہوا کرینگے اس لئے ہر احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ اور تربیت کی ذمہ واری کے اس پہلو کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو۔ احمدیت ایک قیمتی امانت ہے۔ جو آج ہمارے پاس ہے۔ اسلام ایک اہم ذمہ واری ہے۔ جو ہمارے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ انسان فانی ہے۔ لوگ اپنی مادی جائیداد کی حفاظت کے لئے کس قدر پریشان خاطر رہتے ہیں۔ افسوس ہم پر اگر ہم اس امانت کو ایمان سے لبریز قلوب اور اس ذمہ واری کو سچے مسلموں کے مضبوط کندھوں پر رکھنے کا فکر نہیں کرتے۔ تب تو ہم سے وہ دنیادار ہی زیادہ عقلمند ثابت ہوگا۔ جو اپنی زمین یا مکان کے لئے رات دن فکرمند رہتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت قربانی کے میدان میں لاثانی جماعت ہے۔ اس وقت اس کے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ احمدیت کو ایسے فرزندوں کی ضرورت ہے۔ جو ایک لمبا عرصہ تک استقلال و ثبات سے دین کی واقفیت حاصل کریں۔ اور پھر اپنے اپنے ظرف کے مطابق بے لوث خدمات دین کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ ایسے بچے اپنے لئے۔ اپنے ماں باپ کے لئے۔ اپنے خاندان کے لئے اپنے گاؤں اور شہر کے لئے بابرکت وجود ثابت ہونگے۔ وہ اپنی عاقبت بھی سدھارینگے۔ اور خدا کی مخلوق کو اس کے آستانہ پر لانے کا موجب بھی بنینگے۔ آج اگرچہ مدرسہ احمدیہ "واد غیر ذی زرع" نظر آتا ہے۔ مگر وہ دن آتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لگائے ہوئے اس پاک درخت کے شیریں اثمار دنیوی زہروں کا تریاق ثابت ہونگے۔ تب ہر باپ اور ہر ماں کی خواہش ہوگی۔ کہ ہمارا بچہ دین کا سپاہی ہو۔ وقت آتا ہے۔ جب سپاہی بہت ہوں گے۔ اور خدمات کے مواقع کم۔ مگر ابھی تو وہی بات ہے۔ جیسا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے انیس سو برس قبل فرمایا تھا۔ کہ فصل تو بہت ہے۔ پر مزدور کم ہیں۔ اس لئے فصل کے مالک سے کہو۔ کہ خود مزدور بھیج دے۔

آج احمدیت ابھی اس دور میں سے گذر رہی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المسیح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ ہر احمدی خاندان کا فرض ہے۔ کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتا ہوا کم از کم ایک ایک بچہ دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مخلصانہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

اضافہ وصیت

کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے۔ کہ اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ وہ جلد وصیت کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۲۶۷ مسکہ امۃ الرفیق بنت شیخ مختار ربی صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت یکصد روپیہ نقد موجود ہے اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہیں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ الرفیق موصیہ۔ گواہ شد شیخ مختار ربی گواہ شد شیخ بشیر احمد برادر موصیہ۔

نمبر ۸۲۴۳ مسکہ فقیر محمد ولد محمد بخش صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ موضع مسانیاں میں ایک مکان پختہ اور ایک مکان رہائشی دوسرا مکان رہائشی خام اور ایک کوٹھری الگ خام رہائشی مالیتی ۵۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فقیر محمد موصی۔ گواہ شد محمد شریف پسر موصی۔ گواہ شد علی محمد اجمالی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۴۶ مسکہ گلزار بیگم زوجہ مستری غلام حسین صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۶۰۰/- جو ذمہ خاوند ہے۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ گلزار بیگم موصیہ گواہ شد مستری غلام حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اجمالی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۲۹ مسکہ عائشہ بنت غلام رسول احمدی ٹھیکیدار قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائیداد حسب ذیل ہے:۔ میرے پاس نقد یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری جو آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ:۔ عائشہ بنت غلام رسول صاحب ٹھیکیدار۔ گواہ شد:۔ غلام رسول والد موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ دکاندار

نمبر ۸۳۲۸ مسکہ عمری بی بی زوجہ عبد الخالق صاحب قوم اراعیں غوری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی دارالفتوح قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مبلغ ۵۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند زیور (۱) ڈنڈیاں طلائی وزنی ۲ تولہ (۲) پیں ۲ عدد طلائی وزنی ایک تولہ (۳) چوڑیاں بند اور پازیب نقرئی وزنی ۱۰ تولہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ عمری بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد عبد الباری برادر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اجمالی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۲۷ مسکہ عبد الحمید ولد میاں عبد الحکیم صاحب قوم بٹ پیشہ معماری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان پختہ دس مرلہ دارالبرکات میں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ روزانہ ۳ آمد ہے جس کا ماہوار حساب کرکے اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ مستری عبد الحمید۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ علی محمد اجمالی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۶۷۴۳ مسکہ نظیر النساء بیگم صاحبہ زوجہ حکیم فقیر احمد خاں صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائیداد مندرجہ ذیل کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں مہر بذمہ خاوند ۶۰۰/- روپیہ۔ زیورات طلائی۔ کانٹے۔ انگشتری کلپ۔ نفیریاں۔ انام۔ لاکٹ سنگار پٹی وزن ۷ تولہ قیمتی ۳۵۰/- روپے۔ مشین ہینڈ سیکنڈ ہینڈ قیمتی ۱۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نظیر النساء بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد:۔ حکیم فقیر احمد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن خاکی۔

نمبر ۸۲۷۶ مسکہ بھاگ دین ولد محمد بخش صاحب قوم گھمار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد صرف مکان ہے جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس سے زیادہ جو کچھ اس پر خرچ کیا ہے وہ میرے لڑکے کا ہے۔ میں صرف ۵۰۰/- روپے کا مالک ہوں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۵۰/- روپے میں انشاء اللہ ادا کردوں گا۔ العبد بھاگ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سراج دین مؤذن۔ گواہ شد شیخ محمد قریشی۔

نمبر ۸۲۸۶ مسکہ چراغ بی بی زوجہ عزیز دین درزی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے ریلاں طلائی ۲ تولہ ۸ ماشہ۔ یہ زیور مجھے مہر میں ملا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ چراغ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عزیز الدین خاوند موصیہ گواہ شد:۔ جیون گھمار محلہ مسجد اقصیٰ

نمبر ۸۲۸۳ مسکہ جلال بی بی زوجہ صوبیدار عبد الغنی صاحب قوم اراعیں عمر [illegible] سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۳ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی دس تولے حق مہر ذمہ خاوند یکصد روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد جلال بی بی بقلم خود موصیہ گواہ شد محمد اسمٰعیل برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اجمالی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الغنی صوبیدار خاوند موصیہ۔

نمبر ۸۲۸۹ حاکم بی بی زوجہ حکیم غلام حسن صاحب قوم منہاس عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ ایک مکان خام (شکستہ حالت میں) قیمتی ۵۰۰/- موضع سیلاں میں اور چودہ کنال زمین بنجر زرعی چچیروں کے ساتھ مشترک ہے۔ اور تقسیم طلب ہے۔ یہ زمین موضع سیلاں میں ہے۔ حق مہر خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔ اس وقت مجھکو ۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ خاوند کی طرف سے ملتا ہے ایک پرانی مشین سلائی قیمتی ۵۰/- روپے۔ میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک متصور ہوگی۔ الامۃ:۔ حاکم بی بی موصیہ۔ گواہ شد غلام حسن خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران۔

نمبر ۸۳۰۱ مسکہ مرزا رفیع احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ تحصیل علم عمر سترہ سال نو ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے بیس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا رفیع احمد۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد گواہ شد:۔ رشید احمد ملک۔

ہندی و گورمکھی تبلیغی لٹریچر

ہندوؤں اور سکھوں میں تبلیغ کے لئے مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر دفتر نشرواشاعت سے طلب فرمائیں:-

ہندی لٹریچر

(۱) پیغام صلح قیمت ۱ ؎ فی نسخہ
(۲) ورتمان یگ ۔ اس زمانہ کا اوتار قیمت ۱ ؎ فی نسخہ
(۳) ساری دنیا کو ایک پیغام ۔ قیمت ۲ ؎ فی نسخہ
(۴) موجودہ زمانہ کا اوتار اردو میں قیمت ۸ ؎ فی نسخہ

گورمکھی لٹریچر

(۱) پیغام صلح قیمت ۳ ؎ فی نسخہ
(۲) ہمارا رسول قیمت ۲ ؎ فی نسخہ
(۳) سکھ سنہیا ۔ قیمت ۲ ؎ فی نسخہ
(۴) حضرت باوانانک اور تعلیم وحدانیت گورمکھی ۱ ؎ فی نسخہ ۔ اردو ۱ ؎ فی نسخہ
(۵) امن عالم قیمت ۱ ؎ فی نسخہ
(۶) اسلام اور سکھ گرنتھ قیمت ۱ ؎ فی نسخہ
(۷) مرزا صاحب پر کتنہ وشالہ والا قیمت ۔ ؎ فی نسخہ
(۸) عرشی چولہ ۔ قیمت ۱ ؎ فی نسخہ

ملنے کا پتہ
دفتر نشرواشاعت قادیان

تلاش بائیسکل

میرا سائیکل جو گم ہو گیا ہے ۔ اس کے نشان یہ ہیں:- نمبر G ۲۲۹۶ ۔ مارکہ ہرکولیس ہینڈل وہ پرانا "الفضل" لیبٹ قادیان" نام لکھا ہے۔ کاٹھی ۔ چمڑے کی "تاج مارکہ" ہے ۔ کیریل سپرنگ والا ہولانگ سیاہ رنگ کا ہے ۔ پچھلے مڈگارڈ ۔ پر سرخ رنگ کا چمکنے والا شیشہ لگا ہوا ہے ۔ ان نشانات کا سائیکل کسی کے پاس دیکھا جائے ۔ تو فوراً اطلاع دیں۔
خاکسار رشید احمد چغتائی دارالواقفین قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض بستی کاہلی اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو "سرمہ ممیرا خاص" استعمال کرنا چاہیئے ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ؎ چھ ماشہ ۶ ؎ تین ماشہ ۳ ؎
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

دوہرا نقصان

پچھلے دنوں جن خریداروں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان تھا ۔ ان کی خدمت میں عنقریب وی پی بھیجے جا رہے ہیں ۔ انہیں چاہیئے کہ اسے ضرور وصول کریں ۔ ورنہ **اخبار بند** ہو جائیگا ۔ اس طرح دفتر کو مالی نقصان ہوگا ۔ اور وہ حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور **خطبات ۔ ملفوظات** اور مرکز احمدیت کی تازہ خبروں سے محرومی کا نقصان اٹھائیں گے ۔
پس ہر خریدار کا فرض ہے کہ اس دوہرے نقصان سے بچے ۔ اور وی پی وصول کرلے ۔ (مینیجر)

درد گردہ

علاج گردہ ۔ گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا ۔ یا مثانہ میں سبب پیشاب کی ہر قسم کی مرض کیلئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے

بواسیر

حفیم :- خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے ۔ قیمت دو روپے نو آنے

ملنے کا پتہ:- دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہر مایوس کن مرض کے لئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب کریں۔
—— پروپرائٹر ——
حمیدیہ فارمیسی قادیان

سرمۂ نور رجسٹرڈ

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا — کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے ۔ اطباء ڈاکٹر ۔ رؤساء ۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے ۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے قیمت تولہ دو روپے —— چھ ماشہ ایک روپیہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فی صدی کامیاب ادویات جو سرمۂ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دینگی!

بچوں کا شربت
بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے دانت نکلنے کی تکلیف سے بچاتا اور اس کے پیچش ۔ کھانسی ۔ سوکھا ۔ تپ تشنج ۔ نیند نہ آنا ۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے ۔ آپ ڈاکٹروں اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر ثابت نہ ہو تو قیمت واپس اس کا استعمال بدن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

ست سلاجیت
(آفتابی)
پہاڑوں کا حقیقی جوہر روح ۔ دل ۔ دماغ ۔ جگر گردہ غرض تمام اعضاء کیلئے مفرد اکسیر صفت ہے ۔ تولہ سوا روپیہ چھ ماشہ پانچ آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ
اکم یا کمی ۔ ناطاقتی اعصابی کمزوری کو دور کرکے نئے زور اور طاقت پیدا کرتی صاحب اولاد بنا دیتی ہے ۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

کشتہ فولاد
ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے ۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے خوراک چاول ایک رتی ۔ تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

حب اکسیر
اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہے بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام کمزوریوں کا بہترین علاج ہے
خوراک ایک ماہ
تین روپے

روغن عنبری
جادو ہے جادو ۔ بیرونی مالش سے ہی عجیب اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں ۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے ۔ فی شیشی دو روپے

حب فولادی
کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہوتی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے ۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے ایک بار ضرور استعمال کیجئے
قیمت ساٹھ گولی تین روپے

حب جواہر
ان معرکۃ الآرا گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ۔ تمام امراض معدہ جگر اور تلی میں تیر بہدف ۔ نفخ ۔ پیٹ درد ۔ باد گولا ۔ سوء ہضم کی کمی بھوک اور قبض کیلئے بہترین اور لاجواب ہیں ۔ چہرے کی زردی کو دور کرکے بشاشت اور سرخی پیدا کرتی ہیں آلات غذائیہ کو ہضم کر کے خون پیدا کرتی ہیں ۔ زیادہ تعریف فضول ہے ۔ یوں سمجھئے یہ گولیاں طب یونانی کا نچوڑ ہیں ۔ اور دائمی قبض کے لئے نعمت غیر مترقبہ
قیمت
فی درجن ۔ چار آنے
فی سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

سیلان الرحم
مستورات کی سیلان الرحم اور کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے ۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء
ماہواری ایام کی کمی بیشی ۔ تکلیف سے آنا درد وغیرہ کے لئے بہترین تریاق ہے خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر گردہ
درد گردہ کیلئے بے مثال اور بہترین علاج ہے ۔ یہ صدری نسخہ اور بارہا آزمودہ ہے
تولہ ایک روپیہ

اکسیر گوش
بہرہ پن ۔ درد ۔ کھجلی ۔ پیپ آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

حب مروارید
ضعف دل ۔ کمی خون ۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے صرف چند دن ایک گولی صبح اور ایک شام استعمال کریں ۔ دل کو طاقت دیتی اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر طحال
تلی کا درد ۔ ورم ۔ سختی دور کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے ۔ قیمت صرف اڑھائی روپے

ہر مرض کا علاج
بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

موتی منجن
تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کرکے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے
قیمت صرف بارہ آنہ

تریاق معدہ رجسٹرڈ
پیٹ درد ۔ نفخ ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے ۔ قیمت اونس آٹھ آنے

فہرست ادویات مفت طلب فرمایئے

ملنے کا پتہ:- مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۷ اپریل۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوج شمالی بویریا کے اہم ریلوے جنکشن نیورمبرگ میں داخل ہو چکی ہے۔ اس شہر میں بہت سے کارخانے ہیں۔ جنرل پیٹن کی فوجیں، جرمنی کو دو حصوں میں بانٹتی ہوئی چیکوسلواکیہ کی سرحد تک جا پہنچی ہیں۔ لیپزگ پر آخری حملہ شروع ہو چکا ہے۔ دریائے ایلب کے کنارے نویں فوج کا مورچہ پانچ میل گہرا ہو چکا ہے۔ اور زیادہ مضبوط بنایا جا چکا ہے۔ کینیڈین دستے بحیرہ شمالی کے کنارے اور کئی جگہوں تک جا پہنچے ہیں۔

جرمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر اوڈر کے کنارے فرینکفرٹ اور کسٹرن کے درمیان ساٹھ میل کے فرنٹ پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

روم ۱۷ اپریل۔ اٹلی میں اتحادیوں کو خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود دریائے سلیرو کے کنارے ایک اور مضبوط مورچہ قائم کر لیا گیا ہے۔ بولونیا کے اہم مقام پر دو طرف سے پیشقدمی جاری ہے۔ آٹھویں فوج بارہ میل اور پانچویں دس میل دور ہے۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ ٹوکیو پر کل جو ہوائی حملہ ہوا۔ اس میں چار سو بھاری بمباروں نے حصہ لیا تھا۔ جن میں سے ۱۱ واپس نہ آسکے۔ بمباری کے نتیجہ میں جو آگ لگی۔ وہ اگلے روز تک نہ بجھ سکی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سے ۲۷ مربع میل علاقہ بالکل برباد ہو چکا ہے۔ جنگی جہازوں سے اڑ کر امریکن طیاروں نے کیوشو پر بھی بڑے زور کا حملہ کیا۔ دشمن کے ۳۶۸ طیارے برباد ہو گئے۔ جن میں سے اکثر زمین پر ہی تھے۔

چین کے سمندر میں دشمن کے ۱۹ جہاز یا تو ڈبو دیئے گئے۔ یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان میں ایک ڈسٹرائر بھی تھا۔ امریکن فوج اوکے ناوا کے جنوب کی طرف مٹوداکے جزیرہ نما سے تین میل دور ایک اور جزیرہ پر اتر گئی ہے۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ برما میں چودھویں فوج نے گوریجنو کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو چوک پڈانگ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک اہم روڈ سنٹر ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ نیویارک ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے مغربی محاذ پر ۹۶ سالہ جرمن مارشل فان میکنسن کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ شخص جنگ بلقان میں حصہ لینے والی جرمن فوجوں کا کمانڈر تھا۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ ہٹلر کا سابق نائب ہر ہیس جو پر اسرار حالات میں انگلستان پہنچکر گرفتار ہو گیا تھا۔ اس وقت پاگل ہو چکا ہے۔ اور ایک پاگل خانہ میں زیر علاج ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نازی لیڈروں نے باقی ماندہ جرمنی کو تین آزاد علاقوں میں تقسیم کر کے تین آزاد جرمن گورنمنٹیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کے لئے تین جرمن کمانڈر ریجنل کمشنر مقرر کئے جائینگے۔ ان کو کلی اختیارات سونپ دیئے جائینگے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ جنگ کو طول دیا جا سکے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مارشل بش کا ہیڈ کوارٹر ناروے میں اور کیسلرنگ کا سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر منتقل کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برلن سے صرف ۱۵ میل کے فاصلہ پر امریکن پیرا فوج اتار دیئے گئے۔ جن کے متعلق اب کہا جاتا ہے۔ کہ وہ برلین کی بیرونی بستیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔

ماسکو ۱۷ اپریل۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن جاسوس پناہ گزینوں کے بھیس میں روس کے بڑے بڑے مقامات پر اس غرض سے بھیجے جا رہے ہیں۔ کہ وہاں وبائیں پھیلائیں۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن نے اپنے سہ روزہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ فرنٹیر پراونشل مسلم لیگ اور اسکی تمام شاخیں توڑ دی جائیں۔ قاضی محمد عیسیٰ صاحب کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ نیا انتخاب کرائیں۔ اور نئی لیگ قائم کریں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ نے اپنے لیڈر سردار اورنگ زیب خاں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کی تھی۔

امرتسر ۱۶ اپریل۔ سونا ۷۶/۱۴/- روپے چاندی ۱۳۲/- پونڈ ۵۰/- لاہور سونا ۷۳/۱۲/- چاندی ۱۳۲/- پونڈ ۵۰/-

لاہور ۱۷ اپریل۔ اینٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی نے ستیارتھ پرکاش کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اور دوسرا انجمن خدام الاولیا کی طرف سے دائر شدہ ہے۔ ان میں سے ایک چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج اور دوسرا پنڈت ودیا ساگر صاحب سب جج کی عدالت میں چل رہا ہے۔ اب انجمن خدام الاولیاء کی طرف سے انتقال کی درخواست منظور کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ جج نے پنڈت ودیا ساگر صاحب کی عدالت سے دوسرا مقدمہ بھی چوہدری عزیز احمد صاحب کی عدالت میں تبدیل کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ اخباری نمائندوں کا بیان ہے۔ کہ برلین کے سقوط کے بعد باقی ماندہ لڑنے والی جرمن فوجوں کو ایک ہفتہ یا دس روز کا الٹی میٹم دے دیا جائیگا۔ کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ یہی حکم آبدوزوں کے کمانڈروں کو دیا جائیگا۔ خلاف ورزی کرنے والے کی سزا موت ہوگی۔

الہ آباد ۱۷ اپریل۔ سر شفاعت احمد خاں سابق ہائی کمشنر فار انڈیا کل صبح لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کی لڑکی مس فرحت خاں کی شادی ماہ مئی میں میجر اقبال ابن کرنل رحمٰن ممبر پبلک سروس کمشن کے ساتھ بمقام لاہور ہونا قرار پائی ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ مشرقی محاذ کی جرمن فوجوں کے نام ہٹلر نے ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ بالشویک یہودیوں نے جرمنی پر آخری حملہ شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ جرمنوں کے ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت برلین سے تیس میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ مریانا کے اڈوں سے اڑ کر ڈیڑھ سو بھاری امریکن بمباروں نے جاپان کے آخری جنوبی علاقہ میں کیوشو پر حملہ کیا۔ جنگی جہازوں سے اڑ کر امریکن بمبار گذشتہ چار روز مسلسل اس پر حملے کرتے رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ مغربی محاذ پر امریکن فوج نے دریائے ایلب کے وسطی علاقہ میں ایک جرمن ٹینک دستہ کو تباہ کر دیا۔ پہلی اور نویں فوجوں کے درمیان ہیل کی پہاڑیوں میں دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ہالے کے شہر میں امریکن سپاہی داخل ہو چکے ہیں۔ اور شہر کے گلی کوچوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ لیپزگ کے بیرونی مورچوں پر بھی حملے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے دستوں نے پیگو سے ۳۱ میل دور ایراودی کے کنارے سینگو کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تیس میل جنوب مشرق کی طرف ماؤنٹ پوپا میں دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اتحادی بمباروں نے دور دور تک حملے کئے۔ ٹانگوب پروم روڈ کو بالخصوص بہت نقصان پہنچایا گیا۔ شمالی علاقہ میں جہاں جاپانی فوجیں جمع کیا کرتے ہیں۔ مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس جو وائسر یگل لاج میں کل شروع ہوا تھا۔ آج بھی جاری رہا۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے منتخب کردہ سانفرانسسکو کانفرنس کے تین نمائندوں کو حکومت کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ وہ فوری نوٹس پر روانہ ہونے کے لئے تیار رہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ان کے علاوہ بھی شاید ایک دو نمائندوں کے جانے کے لئے سہولتیں مہیا کی جا سکیں۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ جامع مسجد کے امام صاحب کو حکومت نے دعوت دی تھی۔ کہ وہ مڈل ایسٹ۔ عراق۔ فلسطین۔ ایران وغیرہ ممالک میں مقیم فوجوں کا خود معائنہ کریں۔ اور مسلمان سپاہیوں کی آسائش کے انتظامات کو دیکھیں۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز آج روانہ ہو گئے۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ جزیرہ اوکے ناوا کے شمالی علاقہ میں اور مٹوداکے جزیرہ نما میں بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ہوگیو سے اب امریکن سپاہی صرف تین میل پر ہیں۔ دشمن نے یہاں کئی جوابی حملے کئے۔ مگر ہر بار اسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔

جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فلپائن میں گذشتہ ہفتہ آٹھ ہزار جاپانی مارے گئے۔ فلپائن کی لڑائی میں اب تک تین لاکھ ۲۳ ہزار جاپانی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں امریکن فوجوں کا نقصان بہت کم ہے۔